خلوص نیت اور اسکے زرّیں نتائج

(۳)

(از محترمہ رقیہ بنت خلیل عرب صاحبہ لکھنؤ)

نماز میں نیت:۔ الفاظ نیت کو بالجہر ادا کرنا علمار مسلمین سے کہیں مشروع نہیں ہے۔ نیز خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے یا ائمہ سلف سے قولاً یا فعلاً الفاظ نیت کو بالجہر ادا کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ عبادات میں مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ میں باتفاق ائمہ مسلمین محل نیت قلب ہی قرار پایا ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص دل سے خالص نیت کرے۔ تو تمام اسلاف و متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کی نیت صحیح ہے لیکن متبعین ائمہ میں سے بعض متاخرین کا یہ قول ہے کہ نیت کو باللفظ ادا کرنا واجب ہے لیکن یہ صریح خطاہے اور اجماع امت کے بالکل خلاف ہے۔

نیز جبکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف کار اور خلفار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق یہ معلوم ہوگیا کہ وہ کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے تو ہر شخص جسے اس کے متعلق علم ہے یہ بھی بخوبی جانتا ہوگا کہ وہ لوگ نیت کو لفظاً نہیں ادا کیا کرتے تھے۔ نہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا حکم دیا تھا نہ کسی صحابی کو اسکی تعلیم دی بلکہ صحیحین وغیرہ میں تو آپ کا یہ ارشاد وارد ہے کہ ایک اعرابی جس نے اچھی طرح نماز نہیں ادا کی تھی اس سے آپ نے یہ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور پھر قرآن کریم میں سے جو تمہیں یاد ہو پڑھو۔

سنن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آیا ہے کہ نماز کی کنجی وضو ہے اور تحریم تکبیر اور تحلیل تسلیم ہے صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح و قرأۃ الحمد سے نماز کا افتتاح کیا کرتے تھے اور اجماع امت و تواتر سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تکبیر سے افتتاح کیا کرتے تھے اور نیز مسلم رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ نقل نہیں کیا کہ آپ الفاظ نیت بالجہر یا بالسر ادا کرتے تھے۔ نہ یہ کہ آپ نے اس کا حکم دیا ہو۔ پھر جب یہ بھی معلوم ہے کہ مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی یہ ثابت نہیں ہوتا تو اہل تواتر کی شان سے شرعاً عادتاً بعید تر ہے کہ اس کو پوشیدہ رکھتے اب یہ اچھی طرح واضح ہو گیا کہ کہیں بھی آنحضرت سے عملاً یا قولاً الفاظ نیت کو دہرانا ثابت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہار متاخرین کا اسمیں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا نیت بالقلب کے ساتھ ساتھ الفاظ نیت کو لفظاً ادا کرنا مستحب ہے یا نہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نیز امام احمد ابن حنبل اور امام شافعی رحمہما اللہ کے اصحاب میں سے ایک جماعت اس کے استحباب کی قائل ہے ان کا ارشاد ہے کہ نیت کا لفظاً ادا کرنا زیادہ تحقیق و تاکید کا باعث ہے۔ ادھر ایک جماعت امام احمد و امام مالک رحمہما اللہ کے اصحاب میں سے اس کو بدعت و مکروہ خیال کرتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر مستحب ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً یا عملاً ثابت ہوتا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہ بات جو بارگاہ الٰہی سے تقرب کا باعث ہو سکتی تھی آپ نے تو سبھی اس کی تعلیم دی ہے خصوصاً نماز کہ جس کی صفت آپ کے سوا کسی سے ماخوذ نہیں ہے۔